شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ

عبدالرشید عراقی

قسط نمبر ۱

ذیل میں امام ابن تیمیہؒ کی چند مشہور مطبوعہ تصانیف کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

فتاوی ابن تیمیہؒ

امام ابن تیمیہؒ کے فتاوی کا مجموعہ ۳۴ جلدوں میں المملکة السعودية العربية کے زیر اہتمام شائع ہو گیا ہے۔

الصارم المسلول علی شاتم الرسول

ایک عیسائی نے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی۔ جس پر ایک ہنگامہ برپا ہو گیا تھا۔ امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔

الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح

یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس میں حنیدا اور انطاکیہ کے پادری پال کی ایک کتاب کا تفصیلی جواب ہے۔ پادری پال نے اپنی کتاب عقلی اور نقلی حیثیت سے مسیحت کا اثبات کیا تھا اور مسیحی عقائد کو عقلاً نقلاً ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اور پادری صاحب نے اپنی کتاب میں پوری قوت کے ساتھ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت عمومی نہیں۔ آپؐ صرف عربوں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور مسیحی آپؐ پر ایمان لانے کے مکلف نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب کا جواب دلائل سے لکھا ہے اور وہی شخص جواب لکھ سکتا تھا جس کو فلسفہ اور علم کلام اور عقائد و فرق پر مکمل عبور

ہو۔ چنانچہ امام صاحب نے یہ کتاب چار جلدوں میں لکھی۔
اس کتاب کے بارے میں شیخ ابو زہرہ لکھتے ہیں کہ :

امام ابن تیمیہؒ کی مناظرانہ تصنیفات میں یہ کتاب سب سے زیادہ ٹھنڈی اور پرسکون ہے۔ یہ کتاب تنہا ان کو با عمل علماء' مجاہدانہ اور غیر فانی مفکرین کا مرتبہ دلانے کے لئے کافی ہے۔ (ابن تیمیہؒ عربی ص ۲۱۹' اردو ص ۷۵۶)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" کے نام سے چار جلدوں میں ایک کتاب لکھی جو نہ صرف اس موضوع پر بلکہ خود ابن تیمیہؒ کی تصنیفات میں ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ اس کتاب سے ان کی وسعت نظر' مطالعہ کے تنوع مذاہب و ادیان کی تاریخ سے گہری واقفیت اور صحف سابقہ پر وسیع نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے صرف مدافعت اور صفائی پیش کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ مسیحت کی بنیادوں پر بھی حملہ کیا ہے۔ نبوت محمدیؐ کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے وہی قدیم اور اصطلاحی دلائل نہیں پیش کئے جو علم کلام اور مناظرہ فرق کی کتابوں کا قدیم شعار ہے بلکہ ایسے نئے وجوہ و دلائل پیش کئے ہیں۔ جو زیادہ دلنشین اور ایمان آفرین ہیں اور ایک منصف مزاج اور معقولیت پسند انسان کو تسلیم و اعتراف پر مجبور کر دیتے ہیں۔ پھر اس کتاب میں مسیحت کی تاریخ' مسیحی علم کلام اور مسیحی علماء کی موشگافیاں اور تاویلات کا اتنا مواد نیز آنحضرت ﷺ کی بعثت کی بشارتوں اور آپ کے دلائل نبوت اور آپ کی پیش گویوں کا اتنا بڑا ذخیرہ پیش کر دیا ہے۔ جو تنہا کسی ایک کتاب میں دستیاب نہیں ہو سکتا اور جس کے لئے ایک بہت بڑا کتب خانہ کھنگالنے کی ضرورت ہو گی۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج ۲ ص ۲۸۴۔۲۸۵)

منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعہ و القدریۃ

امام ابن تیمیہؒ کی یہ کتاب ایک شیعی عالم شیخ جمال الدین ابن مطہر الحلی (م

۶۲ ۷ء) کی کتاب "منہاج الکرامہ فی معرفہ الامامہ" کے جواب میں ہے۔ امام صاحب کی یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی بے نظیر اور لاجواب ہے۔

امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں اہل تشیع کے تمام عقائد پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔

مولانا ابو الحسن علی ندوی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

ابن مطہر الحلی نے کتاب منہاج الکرامہ کے جواب میں منہاج السنہ کے نام سے جو کتاب لکھی۔ وہ ان کی تمام تصنیفات میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ ابن تیمیہؒ کے علمی تبحر، وسعت نظر، حاضر دماغی، حفظ، استحضار، پختگی اتقان اور ذہانت و طباعی کا اگر صحیح نمونہ دیکھنا ہو تو اس کتاب کو دیکھنا چاہئے۔ مصنف منہاج الکرامہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد جب ان کے علم و حمیت دینی کو جوش آتا ہے اور ان کے علم کے سمندر میں طوفان اٹھتا ہے اور تفسیر و حدیث، تاریخ و سیر کے معلومات کا لشکر اڈتا ہے تو بے اختیار ان کے فریق مقابل کو کہنے کو جی چاہتا ہے۔

یا ایھا النمل ادخلوا مسکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنودہ و ھم لا یشعرون۔ (تاریخ دعوت و عزیمت ج ۲ ص ۳۱۲)

منہاج السنہ کی تلخیص حافظ شمس الدین ذہبی نے "المنتقی من منہاج الاعتدال فی نقض کلام اہل الرفض و الاعتدال" کے نام سے کی تھی اور اس کا اردو ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری مرحوم نے کیا تھا۔ جو مولانا خالد گھرجاکھی نے اپنے اشاعتی ادارہ مکتبہ احیاء السنہ گوجرانوالہ سے شائع کیا۔

منہاج السنہ چار جلدوں میں ہے۔ اس کی پہلی دو جلدیں ۱۳۲۱ھ میں اور دوسری دو جلدیں ۱۳۲۲ھ مطبع امیریہ مصر سے شائع ہوئیں۔ پاکستان میں المکتبہ السلفیہ لاہور نے یہ کتاب شائع کر دی ہے اور حاشیہ پر منہاج

الغرامہ بھی شائع کر دی ہے۔

کتاب الرد علی المنطقین

امام ابن تیمیہؒ شروع سے ہی علم منطق کی اہمیت کے قائل نہیں تھے۔ اس کتاب میں انہوں نے منطق کے بنیادی اصول و مسلمات پر کاری ضرب لگائی ہے اور بتایا ہے کہ یونانی اور اسلامی طرز فکر میں بنیادی فرق ہے اور اسلامی طرز فکر کو کیا فضیلت حاصل ہے۔ ہندوستان میں پہلی بار یہ کتاب شرف الدین کتبی (بمبئی) سے شائع ہوئی۔ شروع میں علامہ سید سلیمان ندوی نے ایک جامع' علمی' تحقیقی اور بصیرت افروز مقدمہ رقم فرمایا ہے۔ پاکستان میں یہ کتاب علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنے مکتبہ ترجمان السنہ کے زیر اہتمام شائع کی تھی۔

اقتضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم

امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں اہل کتاب اور کفار و مشرکین کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے اور ان کی رسوم و بدعات میں شرکت کرنے کی ممانعت پر کتاب و سنت اور اجماع ملت سے مدلل تفصیلی بحث کی ہے اور مسلمانوں کے طرز معاشرت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

مولانا ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ :

اصول فقہ ان کا ایک پسندیدہ اور ذاتی موضوع تھا۔ جس میں ان کو ملکہ راسخہ حاصل ہو گیا تھا اور جس میں مجتہدانہ شان رکھتے تھے۔ ان کی کوئی تصنیف ان اصولی مباحث سے خالی نہیں۔ اقتضاء الصراط المستقیم اور ان کے فتاوی میں اس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ (تاریخ دعوت عزیمت ج ۲ ص ۳۴۴)

قاعدہ جلیلہ فی التوسل و الوسیلہ

امام ابن تیمیہؒ کی یہ کتاب "کتاب الوسیلہ" کے نام مشہور ہے۔ اس میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء و صالحین

سے وسیلہ پکڑنا جائز ہے یا نہیں۔

اس کتاب کا اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔ ایک ترجمہ مولانا ابو البشیر مراد علی کھوروی سوہدروی نے کیا تھا۔ دوسرا ترجمہ مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی نے بھی کیا تھا۔ علامہ احسان الہی ظہیر نے بھی اس کا ترجمہ کیا تھا اور مکتبہ ترجمان السنہ لاہور سے شائع کیا۔

الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان

اس کتاب میں اللہ تعالی اور شیطان کے دوستوں کی صفات بیان کی تھی اور ان کے درمیان تمیز کرنے کا طریقہ بھی بیان کیا ہے۔ ۱۳۱۰ھ میں مطبع عالیہ مصر سے شائع ہوا۔ پاکستان میں اس کو المکتبۃ السلفیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

کتاب النبوت

اس کتاب میں نبوت' سحر اور معجزات و کرامات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

کتاب الرد علی البکری

اس کتاب میں آنحضرت ﷺ سے استغاثہ کرنے کے متعلق فقیہ نور الدین بکری کے خیالات کی تردید کی ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ شیخ الادب مولانا محمد صادق خلیل نے کیا ہے۔ مگر غیر مطبوع ہے۔

کتاب الرد علی الاخنائی

اس کتاب میں امام ابن تیمیہؒ نے قاضی تقی الدین اخنائی مالکی کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی شیخ الادب مولانا محمد صادق خلیل نے کیا ہے۔ یہ کتاب مطبوع ہے۔

الکلم الطیب من اذکار النبی ﷺ

اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کے روزانہ وظائف و اذکار کو جمع کیا

گیا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ مولانا عبد الحمید مرحوم آثاوی نے کیا تھا اور یہ ترجمہ چھپ چکا ہے۔

تفسیر سورہ اخلاص

اس کتاب میں سورہ اخلاص کی تفسیر کی گئی ہے اس کا بھی اردو ترجمہ ہو چکا ہے اور مطبوع ہے۔

تفسیر آیت کریمہ

اس کتاب میں آیت قرآنی "لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین" کی تفسیر بڑی تفصیل سے کی ہے۔ اس کتاب کا بھی اردو ترجمہ ہو چکا ہے اور چھپ چکا ہے۔

مقدمہ فی اصول التفسیر

امام ابن تیمیہؒ کا یہ رسالہ اصول تفسیر کے موضوع پر لاجواب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا عبد الرزاق ملیح آبادی نے کیا تھا جو شائع ہو چکا ہے۔ دوسری بار اس رسالہ کو مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے اپنے قیمتی و علمی اور تحقیقی حواشی کے ساتھ اپنے اشاعتی ادارہ المکتبہ السلفیہ لاہور سے شائع کیا۔

کتاب الایمان

اس کتاب میں ایمان اور اسلام کے معنی اور مطلب قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کئے ہیں۔

ولادت اور نام و نسب

امام ابن تیمیہؒ جن کا نام تقی الدین ابو العباس احمد بن عبدالحلیم تھا۔ ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ حران میں پیدا ہوئے۔ حران ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ امام ابن تیمیہؒ ۶ سال کے تھے کہ ان کے والد امام عبد الحلیم ابن تیمیہؒ ہجرت کرکے دمشق آ گئے۔ امام عبد الحلیم ابن تیمیہؒ کا علم و فضل بھی معروف تھا۔

چنانچہ انہیں دمشق کی جامع مسجد میں درس و تدریس وعظ و ارشاد پر مامور کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ دار الحدیث السکویۃ کا بھی صدر مدرس مقرر کیا گیا۔

ابتدائی تعلیم و تربیت

امام ابن تیمیہؒ کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا اور اس کے بعد حفظ حدیث و لغت کی طرف متوجہ ہوئے۔ احکام فقیہہ کی معرفت حاصل کی۔ امام ابن تیمیہؒ کا خاندان حافظہ کے اعتبار سے یگانہ تھا اور خود امام ابن تیمیہؒ بھی اس نعمت سے مالا مال تھے۔ اس لئے تمام علوم میں کافی دسترس حاصل کر لی۔

اساتذہ کرام

امام ابن تیمیہؒ نے جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی۔ ان میں سے ۴۱ اساتذہ کرام کے نام مولانا محمد یوسف کوکن عمری نے اپنی کتاب امام ابن تیمیہؒ میں درج کئے ہیں اور یہ ۴۱ اساتذہ امام صاحب کے شیوخ حدیث تھے۔ ان کے علاوہ بھی امام صاحب نے دوسرے اساتذہ سے جملہ علوم اسلامیہ یعنی عربی ادب' صرف و نحو' معانی و بیان' بدیع' تفسیر' حدیث' فقہ' اصول فقہ' فرائض' اقلیدس' ریاضی' جبر و مقابلہ' فلسفہ' کلام' منطق' اسماء الرجال' تاریخ و انساب اور علم الخلاف میں استفادہ کیا۔

تکمیل تعلیم

۲۲ سال کے تھے کہ ان کے والد امام عبد الحلیم ابن تیمیہؒ نے انتقال کیا اور اسی سال امام ابن تیمیہؒ نے تکمیل تعلیم کی اور آپ کو امام عبد الحلیم کے انتقال کے بعد دار الحدیث السکویہ کا صدر مدرس مقرر کیا گیا اور بحیثیت صدر مدرس آپ نے پہلا درس دیا۔ اس درس میں بڑے بڑے اکابر علمائے شافعیہ و حنابلہ نے شرکت کی۔ اس درس کے بارے میں ان کے شاگرد رشید حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

یہ محیرالعقول درس تھا۔ تاج الدین خزاری نے اس کے کثیر فوائد اور

لوگوں کی عام پسندیدگی کی وجہ سے اس کو اپنے قلم سے ضبط کیا۔ حاضرین نے ابن تیمیہؒ کی کم عمری اور جوانی کی بناء پر اس درس کی بڑی تعریف کی اور ان کو بہت داد دی۔ اس لئے کہ ان کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔

(البدایہ و النہایہ ج ۱۳ ص ۳۰۳)

تلامذہ

امام [illegible] تیمیہؒ کی ساری زندگی درس و تدریس میں بسر ہوئی۔ اس لئے ان کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ تاہم مشہور تلامذہ یہ ہیں:

حافظ ابن القیم (م ۷۵۱ھ)

حافظ ابن عبد الہادی (م ۷۴۴ھ)

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ)

حافظ ابن رجب (م ۷۹۵ھ)

حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ)

امام ابن تیمیہؒ کا انتقال

شعبان ۷۳۶ھ کو امام ابن تیمیہؒ قید کر دیئے گئے اور ۲۲ ذی القعدہ ۷۳۸ھ کو جیل ہی میں ۶۷ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کے انتقال کا اعلان ہوتے ہی سارا دمشق قلعہ کی طرف اُمڈ آیا۔ ان کے جنازہ میں ایک لاکھ افراد نے شرکت کی۔ جنازہ کے لئے فوج کو راستہ بنانا پڑا۔ بے پناہ ہجوم تھا۔ اس ہجوم خلائق میں کسی نے بلند آواز سے پکار کر کہا۔

هكذا تكون جنائز ائمه السنة

ترجمہ :۔ سنت کے پیشواؤں کا جنازہ اسی شان کا ہوتا ہے۔

یہ سن کر کہرام مچ گیا۔ آپ کو آپ کے آبائی قبرستان مقابر صوفیہ میں دفن کیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون